TRANSPARENCY
INTERNATIONAL-PAKISTAN

4-C, Mezzanine Floor, Khayaban-e-Ittehad, Phase VII,
Defence Housing Authority, Karachi.
Tel: (92-21) 35390408, 35311897-8,
Fax: (92-21) 35390410
E-mail: ti.pakistan@gmail.com
Website: www.transparency.org.pk

12th June, 2017 TL17/1206/1B

The Registrar,
Supreme Court of Pakistan,
Constitution Avenue,
Islamabad

**For Attention of the Human Right Cell,**

**Sub: Allegations of over Rs. 5 billion annual Police Bhatta Mafia in Karachi**

Dear Sir,

Transparency International Pakistan highly appreciates and is encouraged with the continuation of revolutionary policies of the Supreme Court of Pakistan.

On 11 June, 2011, a news report is published which made a serious allegations of corruption by law enforcement agency, Sindh Police through their agents, collect monthly bhatta of Rs 12 million, in 8 areas of Jamshed Town, from over 2,000 illegal stalls. **Annex-A**.

When protectors become thieves, and provincial government is silent, it is for the judiciary to act.

In the S.M.C. 1 6/2011, Suo Moto action regarding Law and order situation in Karachi, the one man commission of Ramzan Bhatti, while submitting his report in June 2013, also submitted a press report on the Kala Budget of Karachi, Rs 830 million daily, which is over Rs 300 billion annually.

The news report on Kala Budget is enclosed. **Annex-B**.

On this very specific corruption of Police, the news report of 2013 states as under;

> ***Ten million rupees*** *is being collected as extortion from 550 small and big markets of the city. Those who lead a lavish life out of this black budget are unknown, and the people keep mum afraid to reveal the unknown to save their lives.*
>
> *On the other hand, the parking mafia has marked more than 500 parking areas in the city. Such parking lots generate Rs2.4 million daily by extending parking facilities to citizens illegally. There are more than 55,000 roadside stalls in the bazaars of the city. Each stall pays Rs100 to Rs200 daily to the 'beaters'. About Rs. 8.25 million are collected daily through this practice, and who pockets this money is not known.*

Transparency International Pakistan request the Chief Justice Pakistan to please take up this allegation on Sindh Police, so that corruption in Police at least on this account is eliminated.

Transparency International Pakistan is striving for across the board application of Rule of Law, which is the only way to stop corruption.

With Regards,

Sohail Muzaffar
Chairman



A NON-PARTISAN, NON-PROFIT COALITION AGAINST CORRUPTION
Donations exempted from tax U/S 2 (36) (c) of I. Tax Ordinance 2001

## Annex-A.

اتوار/ 11 جون 2017ء

روزنامہ امت کراچی

# جمشید ٹاؤن میں 2 ہزار پتھاروں سے ماہانہ سوا کروڑ بھتہ وصولی

**مختلف اداروں کے 7 بیٹرز گروپ مقرر-انکار پر کے ایم سی اور پولیس آپریشن کر کے کاروبار بند کرا دیتی ہے**

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمشید ٹاؤن کے 8 علاقوں کے 11 مقامات پر پولیس سرپرستی میں 2 ہزار 210 پتھارے لگائے جا رہے ہیں۔ان پتھاروں سے ماہانہ سوا کروڑ روپے بھتہ وصول کیا جا رہا ہے۔بھتہ دینے سے انکار پر کے ایم سی والے پولیس کی ملی بھگت سے نمائشی آپریشن شروع کر کے کاروبار بند کرا دیتے ہیں۔پولیس، ٹریفک پولیس اور کے ایم سی اپنے بیٹروں کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر بھتہ جمع کرتی ہے۔پتھاروں سے بھتہ وصولی کیلئے 7 بیٹروں کا گروہ رکھا گیا ہے۔جو متعلقہ اداروں کیلئے یومیہ بنیاد پر بھتہ جمع کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ سندھ کی جانب سے غیر قانونی پتھارے ہٹانے کیلئے علاقائی پولیس اور دیگر اداروں کو متعدد بار ہدایات دی گئی ہے، تاہم کراچی پولیس اپنی پیداگیری کسی طرح چھوڑنے کو تیار نہیں ہے اور بھتہ وصول کر کے پتھارے لگوانے کا سلسلہ جاری ہے۔''اُمت'' کی جانب سے جمشید ٹاؤن کے علاقوں محمود آباد، منظور کالونی، کشمیر کالونی، اشرف کالونی، جونیجو ٹاؤن، اختر کالونی، اعظم بستی اور PECHS بلاک 6 کے علاقوں کے سروے میں دیکھا گیا کہ مرکزی سڑکوں، گلیوں، فٹ پاتھوں اور مارکیٹوں کے آگے پتھاروں کی بڑی تعداد لگی تھی۔محمود آباد گیٹ چوراہے پر 100 سے زائد فروٹ، کھانے پینے و دیگر اشیا کے ٹھیلے لگے تھے، جبکہ محمود آباد گیٹ کے قریب اشرف کالونی میں مارکیٹ کے اندر والی گلی میں 200 سے زائد پتھارے لگے تھے۔اس طرح محمود آباد گیٹ سے ستارا بیکری تک 400 سے زائد پتھارے مختلف مقامات پر لگے تھے، ٹوٹی سڑکوں، تعمیراتی کاموں کے علاوہ رش کے وقت پتھاروں سے ٹریفک جام ہے۔جامع مسجد الحرمین ستارا بیکری کے قریب 150 ٹھیلے فروٹ کے لگے تھے، جبکہ شام کو چوڑیوں، جوتوں، اور گارمنٹس کے کپڑوں کے ٹھیلے لگتے ہیں۔گجر چوک سے نشتر چوک تک اعظم بستی میں 400 سے زائد ٹھیلے پتھارے لگے تھے۔منظور کالونی عیدگاہ چوک سیکٹر ایف پر 300 سے زائد پتھارے لگے تھے، جبکہ پولیس موبائل ٹھیلوں سے پیداگیری میں مصروف تھی، تاہم میڈیا کو دیکھ کر موبائل وہاں سے تیزی سے چلی گئی۔ٹھیلے والوں نے اقرار کیا کہ صبح پولیس کے بیٹر بھتہ وصول کر کے جا چکے ہیں، اب افطاری کے نام پر رقم جمع کی جا رہی تھی۔منظور کالونی سیکٹر C جناح روڈ پر جناح چوک کے قریب 200 ٹھیلے لگے تھے۔مین منظور کالونی چوک شاہین گراؤنڈ کے قریب اور جامع مسجد ایوب انصاری کے اطراف 150 سے زائد فروٹ کے ٹھیلے لگے تھے۔کشمیر کالونی بابا چوک پر 110 سے زائد ٹھیلے اور فٹ پاتھ پر پتھارے لگے تھے۔کشمیر کالونی اور اختر کالونی، ڈیفنس روڈ کے سروس روڈ کی جانب گلیوں میں 200 سے زائد ٹھیلے پتھارے لگے تھے۔مذکورہ 8 علاقوں میں پتھاروں کی تعداد تو کئی ہزار ہے، تاہم مین سڑکوں، بڑی گلیوں، مارکیٹوں، چوراہوں، پر لگ بھگ 2210 کے قریب پتھارے لگے تھے۔ان علاقوں میں سڑکوں، چوراہوں پر لگنے والے اور مارکیٹوں کے سامنے لگنے والے ٹھیلوں پتھاروں سے روزانہ 300 روپے بھتہ وصول کیا جاتا ہے، جبکہ گلی کوچوں اور چھوٹی سڑک پر لگنے والے پتھارے روزانہ 200 روپے بھتہ ادا کرتے ہیں۔اس طرح روزانہ 4 لاکھ 42 ہزار اور ماہانہ ایک کروڑ 32 لاکھ 60 ہزار روپے بھتہ بنتا ہے، جبکہ روزانہ 300 روپے فی ٹھیلہ بھتہ وصول کیا جائے تب وصولی ماہانہ ایک کروڑ 89 لاکھ 60 ہزار روپے بنتی ہے اور روزانہ 300 روپے فی ٹھیلہ کے حساب سے 6 لاکھ 63 ہزار بھتہ جمع ہوتا ہے۔ٹھیلے والوں نے ''اُمت'' کو بتایا کہ مقامی پولیس، محمود آباد، ڈیفنس، بلوچ کالونی، ٹیپو سلطان، فیروز آباد تھانوں کے علاوہ مددگار 15 اور اضافی نفری جو سیکورٹی کیلئے لگائی گئی ہے یہ تمام اپنے بیٹروں کے ذریعے بھتہ وصول کرتے ہیں، جبکہ سول بیٹر غلام رسول ٹی پی ٹو والا، مراد چنیسر گوٹھ والا اور انور باؤ کشمیر کالونی والا بھتہ وصول کرتے ہیں۔مقامی پولیس روزانہ ٹھیلے سے 100 روپے، پتھارے جو مارکیٹوں کے اندر مین سڑکوں کے کنارے لگے ہیں ان سے 150 روپے سے زائد وصول کرتے ہیں۔ٹریفک پولیس کیلئے کامران نامی بیٹر فی ٹھیلہ 50 روپے وصول کرتا ہے جبکہ اختر کالونی میں ٹریفک پولیس کا بھتہ رفیق نامی بیٹر رقم جمع کرتا ہے۔کے ایم سی کے 2 بیٹر شکیل محمود آباد اور ریحان کورنگی والا منظور کالونی میں آتا ہے اور فی ٹھیلا 50 روپے کی وصولی کی جاتی ہے، جبکہ پرائس لسٹ دینے والے 10 روپے روزانہ فروٹ والوں سے وصول کرتے ہیں۔محمود آباد، اشرف کالونی اور دیگر جگہوں پر جن اسٹالز کو چوری کی بجلی دی گئی ہے، ان سے برکت اور شاہ جی نامی افراد کنڈے کے 50 روپے فی پتھارا وصول کرتے ہیں اور سیٹنگ کرائی جاتی ہے۔محمود آباد کے اندر متحدہ کا گزشتہ 2 سال تک کنٹرول تھا اور پتھاروں سے ہزاروں روپے روزانہ بھتہ وصول کیا جاتا تھا۔اب بھی بعض علاقوں میں پرانے بیٹرز کام کر رہے ہیں۔دوران سروے معلوم ہوا کہ صبح سے دوپہر تک لگنے والے پتھاروں میں اکثریت سبزی یا کھانے پینے کی اشیا بیچنے والوں کی ہوتی ہے، جبکہ شام کو خواتین اور بچوں کی اشیا کے ٹھیلے لگ جاتے ہیں۔ٹھیلے والوں نے ''اُمت'' کو بتایا کہ رمضان کے دوران فروٹ کے ٹھیلے زیادہ لگتے ہیں۔اگر کوئی انکار کرے یا بھتہ نہ دے تو کے ایم سی والے ٹھیلے اور سامان کیساتھ ٹھیلے والوں کو بھی لے جاتے ہیں اور اس طرح کئی گنا بھتہ وصول کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

INTERNATIONAL
THE NEWS

**Annex-B**

4 September, 2013

# 'Kala Budget' deprives Karachites of Rs830m daily

KARACHI: The turf war for taking control of the rudderless city of Karachi continues unabated. The blood of residents is daily squeezed through extortion chits, kidnappings for ransom, encroachments, loot and plunder, street crimes, police excessives and other crimes. The residents of the city of lights are deprived of Rs830 million on account of its 'Kala Budget' (black budget).
You must have watched and listened to the yearly budgets of the federal and provincial governments, but 'Geo News' has collected precise data from different investigative reports — surveys by experts, general views, observations by politicians and opinions of former judges, police officials of the IG and DIG level, officials of the civil and military bureaucracy — according to which Karachiites pay Rs830 million in this 'Kala Budget' to official and unofficial rogue elements.
Ten million rupees is being collected as extortion from 550 small and big markets of the city. Those who lead a lavish life out of this black budget are unknown, and the people keep mum afraid to reveal the unknown to save their lives.
Kidnapping for ransom, like bank robbery, in Karachi has become the most lucrative crime for the past few years. Such crimes do not surface because of fear, and the fear of becoming well-known among the criminals. Traders and industrialists are compelled to pay millions of rupees daily on this count. Each kidnapping generates millions of rupees ransom. This money comprises about Rs50 million daily in the 'Kala Budget'.
On the other hand, the parking mafia has marked more than 500 parking areas in the city. Such parking lots generate Rs2.4 million daily by extending parking facilities to citizens illegally. There are more than 55,000 roadside stalls in the bazaars of the city. Each stall pays Rs100 to Rs200 daily to the 'beaters'. About Rs8.25 million are collected daily through this practice, and who pockets this money is not known.
One of the major sources of black money is water theft in the city by the sea. Be it earnings through tankers or water theft through hydrants, Rs100 million is earned by selling 272 million gallons of water daily. Meanwhile, a beat collection of Rs150 million is made each day by 15,000 gambling and narcotics dens across the city.
Encroachers occupied 30,000 acres of government land worth Rs80 billions during the year. Rs14.8 million is generated daily from public transport.
Twenty-five thousand buses, wagons and coaches pay Rs200 to 300 daily. A 'gunda' tax of Rs40 daily is paid by 4,000 Chingchi rickshaw owners' 20,000 auto rickshaw drivers and 7,000, taxis.
Goods transport trucks, containers, and oil tankers each pay between Rs1,000 to Rs3,000 which amounts to Rs7.5 million daily.The state kitty suffers a daily loss of Rs15 million because of power theft. It includes 4,000 to 5,000 'kundas'.
On the medical front, Rs3 million is grabbed from the poor. 20,000 patients daily visit hospitals and they have to pay Rs20 for medical slips.
The people of Karachi are deprived of 40 to 50 motorcycles and 20 to 25 vehicles daily. If at all any vehicle is recovered, it is only structure. The common citizens daily wash their hands of Rs2.5 million on this count.
And not only for the 69 traffic sections, SHOs, in charges of police posts, head muharrar and beat staff, but also tenders of Rs5 million are opened for appointments to district SSP level posts. From a police constable to high authorities, everyone has his share in this game.
The data of this billions of rupees monthly auction tells that Rs210 million is made through this exercise daily and has a big share in 'Kala Budget'. The payers of this money get their investment with interest from the public.